



سوال

(64) علمی سوال کا جواب الحجواب متعلق تقلید علماء

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علمی سوال کا جواب الحجواب متعلق تقلید علماء

الحجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

علماء سلف میں علمی مذاکرات ہوا کرتے تھے۔ جن کو وہ موجب ترقی علم سمجھتے تھے مگر آج ہماری حالت اس کے برخلاف ہے جو بھی کوئی علمی سوال ہمارے سامنے پیش آتا ہے۔ اس کو مسائل کی بدینتی پر محمول کر کے ہم اعلان جنگ کر دیتے ہیں۔ یہ طریقہ علماء سلف کا پسندیدہ نہیں ہے۔ اہل حدیث مورخہ 5 دسمبر 43ء سہ میں ناظرین کی نظر سے ایک علمی سوال گزرا جو مسلمہ تقلید کے متعلق تھا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ تقلید اپنی جامع و مانع تعریف کے لحاظ سے علماء مقلدین پر صادق نہیں آتی۔ پھر وہ مقلد کیوں کہلاتے ہیں۔ سوال کی عبارت نہایت شیریں تھی۔ اور مضمون بالکل صاف تھا۔ اس کا جواب جمعیت الاخوان مونا تھہ نخبین صلح اعظم گڈھ کی طرف سے دیا گیا جن صاحب نے یہ جواب لکھا ہے۔ ہم ان کو جانتے ہیں اس لئے ان کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔

چھپ نہ تو ہمسے کہ اماہ جیبیں دیکھ لیا

ناظرین اس اشتہار کا جواب الحجواب پڑھیں

امر تسر کے جلسہء احناف منعقدہ 5 دسمبر 45ء سہ کے موقع پر میں نے ایک اشتہار کے ذریعہ ارباب تقلید سے ایک علمی سوال کیا تھا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تقلید کی تعریف جو علماء اصول نے کی ہے۔ وہ ان علماء پر صادق نہیں آتی جو خدا کے فضل سے علمی استعداد اتنی رکھتے ہیں کہ مسائل فقہیہ کو دلائل کے ساتھ جانتے ہیں۔ جتنے اقوال تقلید کی تعریف میں میں نے نقل کیے تھے۔ ان کا ترجمہ اور مطلب بھی میں نے اپنے الفاظ میں نہیں بیان کیا تھا۔ بلکہ مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم کے لفظوں میں بتایا تھا جوہ ہیں۔ تقلید کہتے ہیں کسی کا قول محض اس حسن ظن پر مان لینا کہ یہ دلیل کے موافق بتائے گا۔ اور اس سے دلیل کی تحقیق نہ کرنا۔ (الاقتضاء ص 17)

اس اشتہار سے میری غرض یہ تھی کہ معزز علماء تقلید کو ان کے علم کی حیثیت سے اطلاع دوں کہ آپ مقلد کے درجہ میں کیوں بیٹھے ہیں جو ادنیٰ درجہ ہے آپ اعلیٰ درجہ میں بیٹھے ہیں جس کا ٹکٹ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کی واضح مثال یہ ہے کہ کوئی مسافر جس کے اول یا دوم درجہ کا ٹکٹ ہو وہ تھرڈ کلاس (تیسرے درجہ) میں بیٹھ جائے اس کو کیا کہا جائے گا کہ لپنے

آپ ٹکٹ کی عزت کیجئے۔ میری یہ غرض نہ تھی کہ جماعت مقلدین کی یا کسی تنخص کی توہین کی جائے مگر افسوس ہے کہ علماء مقلدین نے میری منشاء بلکہ روش کے بھی خلاف توہین آمیز الفاظ میں ایک اشتہار دیا ہے۔ جو مٹر ضلع اعظم گڑھ سے 6 مارچ سن رواں کو میرے پاس پہنچا ہے جس میں میری نسبت بہت سے الفاظ ایسے لکھے ہیں جن سے ان کا غیظ و غضب نمایاں معلوم ہوتا ہے۔ لیکن میں ان کے جواب میں اپنے مسلک کو نہیں چھوڑ سکتا بقول۔

مجھے تو ہے منظور مجنون کو لیلیٰ نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

اس لئے میں ان الفاظ کو نہ نقل کرتا ہوں اور نہ جواب دیتا ہوں جب مذکورہ کا خلاصہ یہ ہے کہ مجیب نے میری منقولہ تعریفات تقلید کو صحیح مان کر لکھا ہے۔ کہ دلیل کی پوری معرفت ہدایہ وغیرہ پڑھنے سے نہیں ہوتی کیونکہ معرفت دلیل اس کو کہتے ہیں کہ دلیل کو پورے طور پر جاننا بالفاظ دیگر یہ جاننا کہ اس کا معارض کوئی نہیں اور یہ فسوخ بھی انہیں وغیرہ ایسا جاننا مجتہد کا خاصہ ہے۔

میں کہتا ہوں کہ مجیب نے جو کچھ لکھا ہے بالکل صحیح ہے مگر مجیب صاحب نے یہ خیال نہیں فرمایا کہ جن علماء کی نسبت میرا سوال ہے وہ دلیل کی معرفت تامہ رکھتے ہیں اب میں مجبوراً چند علماء کے اسماء گرامی بطور مثال پیش کر کے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا مولانا رشید احمد کنٹو ہی مرحوم مولانا انور شاہ دیوبندی مرحوم۔ مولانا محمود الحسن مرحوم۔ مولانا حسین احمد۔ مولانا اشرف علی مرحوم۔ مولانا احمد رضا بریلوی مرحوم وغیرہ اکابر علماء حنفیہ کو بھی دلیل کی معرفت تامہ حاصل تھی۔ یا نہ تھی۔ واللہ مجھے اس کی نفی کرتے ہوئے جھجک محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ میں ایسا خیال کرنا ان بزرگوں کی ہتک سمجھتا ہوں یا یہی لطف ہے کہ درسوں میں اور ہی تصنیفوں میں بڑے زور سے اپنے مسائل کو مدلل بیان کریں۔ اور فریق مخالف اہل حدیث ہوں یا شافہ مالکیہ حنابلہ اشعریہ یا ماتریدیہ کے دلائل کی تردید اور اپنی تائید پورے طور پر کریں جس سے معلوم ہوا کہ یہ حضرات جو کچھ کہتے اور لکھتے ہیں اعلیٰ وجہ البصیرت کہتے اور لکھتے ہیں۔ چنانچہ مجیب صاحب خود لکھتے ہیں۔ علماء دیوبند اور دیگر علمائے مقلدین حدیث کا درس دیتے ہیں اور علل حدیث و رجال پر محققانہ و عالمانہ گفتگو کرتے ہیں۔ اشتہار مذکورہ پھر معلوم نہیں کہ مجیب صاحب ہماری تائید کرتے ہیں یا تردید مختصر یہ ہے کہ ہماری دلیل کے دو مقدمے ہیں اول یہ کہ آجکل کہ اکابر علماء حنفیہ دلائل شرع کی معرفت تامہ رکھتے ہیں دوسرا مقدمہ یہ ہے کہ جس صاحب کو دلیل کی معرفت تامہ حاصل ہو وہ مقلد نہیں نجیب صاحب کے جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو دونوں مقدمے مسلم ہیں اور ہر ایک طالب علم جانتا ہے جس دلیل کے دونوں مقدمے صغریٰ کبریٰ مسلم ہوں تیجہ معلوم ہوتا ہے کہ مقام شکر ہے کہ ہمارا اور ہمارے مجیب کا دعویٰ کی صحت پر اتفاق ہو گیا۔

شکر اللہ کہ میاں من او صلح فتاد حوریاں رقص کنال سجدہ شکرانہ زوند

مقلد کے بعد دوسرا مرحلہ مجتہد کا ہے پہلے اشتہار میں ہم نے اپنا سوال محض تقلید اور مقلد پر منحصر رکھا تھا۔ اب مجیب کی تحریک سے ہم مجتہد کا بھی ذکر کرتے ہیں خدا جانے ان حضرات نے مجتہد کا رتبہ کیا سمجھا ہوا ہے کتب اصول فقہ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ دلالت اربعہ (عبادات النض۔ اشارت النض۔ اقتضاح النض۔ دلالت النض) سے کام لینا مجتہد کا کام ہے۔ (نور الانوار ص 13 مطبوعہ انوار احمدی لکھنؤ)

پس مجتہد وہ ہے جو ان دلالت اربعہ سے استدلال کر سکے۔ ہمارا خیال ہی نہیں بلکہ یہ امر واقع ہے کہ ہندوستان کے اکابر علماء مقلدین دلالت اربعہ سے استدلال کر سکتے ہیں بلکہ کرتے ہیں۔ یہ ان پر خدا کا فضل اور علمی نعمت ہے مقلد کہلانے سے اس نعمت کی ناقدری لازم آتی ہے اس بات کا ان کو اختیار ہے کہ خدا کی نعمت کی قدر کریں۔ یا ناقدری۔

من نگوئم کہ ایں مکن آن کن مصلحت ہیں و کار آساں کن

دفع غل

کسی اہل علم سے مخفی نہیں ہے کہ ہر علم کی معرفت اس علم کے آئمہ کے اقوال سے ہوتی ہے علم صرف اور نحو کے قواعد علماء صرف اور علماء نحو سے ماخوذ ہوتے ہیں علم لغت کی تحقیق علماء لغت سے ہوتی ہے اس کا نام تقلید رکھ کر تقلید مذہبی کو ثابت کرنا نار عنکبوت سے زیادہ ضعیف ہے پس مجیب کے سوال مندرجہ اشتہار کا جواب مختصر یہی ہے کہ بقول



آپ کے جو علماء علی وجر البصیرت علوم شرعیہ کا درس جیتے ہیں وہ مقلد نہیں ہیں۔ بلکہ میں تو ان کو بااصطلاح علم اصول مجتہد کہنا بھی جائز سمجھتا ہوں۔ ہاں آپ کو اختیار ہے کہ فسٹ و سینکڈ کلاس (اول و دوم درجوں) کا ٹکٹ رکھنے والوں کو تھرڈ کلاس (تیسرے درجے) میں بٹھلائیں۔ میں آپ کو اس سے منع نہیں کر سکتا ہاں میں اپنا عندیہ ان لفظوں میں عرض کروں گا۔

گر برسر و چشم من نشینی نازت کبشم کہ نازینی

(خادم العلماء ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری)

تنقید بر تقلید

امسال جلسہ احناف متوائف ضلع الہ آباد خطبہ صدارت مولوی محمد طیب صاحب دیوبندی نے پڑھا قریباً سارے خطبے میں آپ نے مسئلہ تقلید کا ذکر کیا پھر اس مضمون کو اتنی اہمیت دی کہ رسالہ دارالعلوم دیوبند کے خاص نمبر میں اس کو جگہ دی گئی ہے اس لئے فریق ثانی نے بھی باغرض تحقیق ایک علمی سول کے عنوان سے اشتہار شائع کیا جو پانچ دسمبر 42ء سہ کو جلسہ احناف امرتسر میں تقسیم ہوا اور اسی تاریخ کے اہل حدیث میں بھی درج کیا گیا سوال اس بنا پر تھا کہ علم معقول میں یہ بات مصرح ملتی ہے۔ کہ ہر تعریف کے لئے ضروری ہے کہ وہ دو اوصاف سے موصوف ہوا ہے ہم نے تقلید کی تعریف علماء اصول کے لفظوں میں بتائی تھی اور امام غزالی سے لے کر مولانا اشرف علی تھانوی تک اقوال نقل کیے تھے ساری تعریفوں کا خلاصہ مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم کے لفظوں میں یہ بتایا تھا کہ

تقلید کہتے ہیں کسی ک قول محض اس حسن ظن پر مان لینا کہ یہ دلیل موافق بتلائے گا اور اس سے دلیل کی تحقیق نہ کرنا (الاقتضاء ص 17)

بات تو مختصر تھی کہ تقلید کی تعریف جامع و مانع ہونی چاہیے برادران احناف جو باوجود عالم معلم علی وجر البصیرت مصنف ہونے کے اور معرفت تامہ رکھنے کے مقلد کہلاتے ہیں اس سے تقلید کی تعریف مانع نہیں رہتی۔ ایسے افراد کو چاہیے کہ تقلید کی تعریف پر غائر نظر ڈال کر اپنے کو اس سے علیحدہ رکھیں اس معقول سوال کے جواب میں ایک اشتہار جمعیت الاحناف موضع اعظم گڑھ کی طرف سے نلا جو تردید کی بجائے ہمارے سوال کی تائید میں تھا کیونکہ اس میں لکھا تھا کہ علاوہ دیوبند جو ہر سال دورہ حدیث پڑھاتے ہیں۔ اور علل حدیث و رجال پر نہایت مجتہدانہ و عالمانہ گفتگو کرتے ہیں۔ اسی طرح ہندوستان کے اور بہت سے علماء ہیں جو اپنی تصانیف میں بہت سی خوبی سے بحث کرتے ہیں۔ اہل دانش کے نزدیک اس اعتراف سے ہمارا خیال مزید قوت پا گیا جو حضرات اتنی قابلیت رکھتے ہیں۔ ان پر تقلید کی تعریف صادق نہیں آتی۔ مگر بغرض مزید توضیح ہم نے ایک مضمون بعنوان جواب الجواب اہل حدیث مورخہ 24 مارچ سن رواں میں بذریعہ اشتہار مورخہ 10 مارچ کو شائع کیا جو ناظرین کے ملاحظہ سے گزرا ہوگا اس کا جواب لیں پھر ایک دوسرا اشتہار جمعیت الاحناف منونے بے تاریخ شائع کیا جو 23 مارچ سن رواں کو بذریعہ ڈاک ہمیں ملا اس جواب میں بحث کو مرکز پر لا کر گفتگو کرتا ہوں پس ناظرین اور سامعین غور سے پڑھیں اور سنیں۔

خدا جزائے خیر دے علماء

اصول کو محضوں نے تقلید کی جامع مانع تعریف کرنے کے علاوہ مقلد کے استدلال کا ترازو ایسے صاف الفاظ میں پیش کیا ہے۔ جو ہمارے اور ہمارے مخاطبوں کے درمیان فیصلہ کن ہیں۔ پس ہمارے مخاطب نظر انصاف سے دیکھیں اور سماع قبول سے سنیں علم اصول میں توضیح چوٹی کی کتاب ہے۔ اس میں مقلد کا طریق استدلال یوں لکھا ہے کہ

''مقلد کا استدلال یوں ہے کہ ہ مسئلہ امام ابو حنیفہ کی رائے ہے اور امام ابو حنیفہ کی جو رائے ہو وہ میرے نزدیک صحیح ہے کہ

برادران احناف



اطلاع۔ ہماری یہ لفتنگوسر دست محض تقلید کی جامع مانع تعریف پر ہے ابھی مسائل فرعیہ پر نہیں ہے۔ مشترین نے مولانا حسین احمد صاحب سے دریافت کرنے کو لکھا ہے۔ اس کی ضرورت نہیں ہے ہم منوہی کی جماعت احناف کو مخاطب کر کے پوچھتے ہیں۔ کہ وہ اپنا تفسیر بیان شائع کرے۔ کے ہمارے علماء کو مسائل شرعیہ کی معرفت تامہ نہیں ہے۔ اس وقت ہم بڑی خوشی سے مندرجہ ذیل شعران کی نذر کریں گے۔

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ لہجہ مرے حق میں زلیخانے کیا پاک دامن ماہ کنعان کا (فتاویٰ ثنائیہ جلد 1 صفحہ نمبر 157)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 199-207

محدث فتویٰ